Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ:۔ الفضل لاہور ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ رر
سہ ماہی ۷ رر
ماہوار ۲½ رر
فی پرچہ ۱ر

یوم: سہ شنبہ

۲۰ ربیع الاول ۱۳۷۲ھ

جلد ۴۰/۶ | ۹ فتح ۱۳۳۱ھش - ۹ دسمبر ۱۹۵۲ء | نمبر ۲۸۵

اخبار احمدیہ

ربوہ ۵ر دسمبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو تاحال پیٹ درد کی شکایت ہو جاتی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۸ر دسمبر۔ مکرم نواب محمد عبداللہ خاں صاحب کو آج پھر ہلکا سا ٹمپریچر ہو گیا ہے۔ نیز نقاہت بھی زیادہ محسوس ہو رہی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

فرانسیسی مراقش کے شہر کاسابلانکا میں خونریز فساد کے بعد مارشل لاء نافذ کر دیا گیا

پولیس اور عرب مظاہرین میں شدید تصادم - ۲۵ مظاہرین اور دو فرانسیسی سپاہی ہلاک

کاسابلانکا ۸ر دسمبر۔ فرانسیسی مراقش کے شہر کیسا بلانکا میں کل رات اور آج صبح پولیس اور عرب مظاہرین کے درمیان زبردست جھڑپوں کے بعد مارشل لا نافذ کر دیا گیا۔ فرانس کے دوسرے حصوں میں بھی دس ہزار فوج متعین کر دی گئی ہے۔ تاکہ وہ وقت پڑنے پر سول حکام کی ذمہ داریاں خود سنبھال سکے۔ یہ سب اقدامات حفاظتی طور پر کئے گئے ہیں۔ کیسا بلانکا میں آج صبح پولیس اور عرب مظاہرین کے درمیان خونریز فساد ہوا۔ پولیس نے تین ہزار مظاہرین پر گولی چلائی۔ جس سے ۲۵ عرب ہلاک ہوئے۔ مظاہرین پولیس سٹیشن پر دھاوا بولنے کی کوشش کر رہے تھے۔ دو فرانسیسی سپاہی بھی ہلاک ہوئے ہیں۔ پولیس اب تک ۷۰ مظاہرین کو گرفتار کر چکی ہے۔ وہاں کی مزدور یونین نے استقلال پارٹی کے ساتھ مل کر تونس میں مزدور یونین کے سیکرٹری جنرل فرحت راشد کے قتل کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے عام ہڑتال کی اپیل کی تھی۔ چنانچہ اس ہڑتال کے سلسلے میں فرانسیسی اقتدار کے خلاف مظاہرہ بھی کیا گیا۔ جو بالآخر پولیس کی اندھا دھند فائرنگ کے نتیجے میں خونریز فساد پر منتج ہوا۔ ہڑتال ہر جگہ مکمل ہے — تونس سے بھی کئی جگہ پر فساد کی اطلاعیں موصول ہوئی ہیں۔ آج تونس کے فوجی قید خانے میں ۳ تونسی باشندوں کو گولی مار کر اڑا دیا گیا۔ فوجی عدالت نے انہیں ایک فرانسیسی سپاہی کو قتل کرنے کے الزام میں سزائے موت کا حکم سنایا تھا۔

کوریا میں صلح کا امکان بہت کم ہے مسٹر ٹریگوے لی کا اعلان

نیویارک ۸ر دسمبر۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ٹریگوے لی نے کہا ہے۔ کہ کوریا میں صلح ہونے کی بہت کم امید ہے۔ کل رات انہوں نے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے کہا۔ اقوام متحدہ نے کوریا میں امن قائم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ فریق جو حملہ آور کی حیثیت رکھتا ہے۔ کسی طور بھی پر امن تصفیہ کرنا نہیں چاہتا۔ تاہم مسٹر لی نے امید ظاہر کی کہ دنیا کی رائے عامہ صلح کے فیصلوں پر بالآخر اثر انداز ہوگی۔ کیونکہ روس اور دوسرے کمیونسٹ ملکوں کا دنیا سے ناطہ ٹوٹتا جا رہا ہے۔ ادھر ہندوستانی سفیر مقیم واشنگٹن مسٹر کرشنا مینن نے کہا ہے۔ کہ یالو دریا کے ساتھ ساتھ اقوام متحدہ کی زبردست بمباری نے صلح کے امکانات کم کر دئیے ہیں۔ یہ بمباری ایسے وقت کی گئی ہے۔ کہ جب سمجھوتہ ہونے ہی والا تھا۔

نئی دہلی سے کابل تک ہوائی سروس کے مذاکرات

کراچی ۸ر دسمبر۔ آج یہاں پاکستان کے راستے ہندوستان سے کابل تک ہوائی سروس قائم کرنے کی سکیم پر ہندوستان اور پاکستان کے نمائندوں کے درمیان بات چیت شروع ہو گئی۔ شہری ہوابازی کی بین الاقوامی انجمن نے ایک گذشتہ اجلاس میں دونوں حکومتوں سے کہا تھا۔ کہ وہ اس مسئلہ پر بات چیت کر کے جنوری میں رپورٹ پیش کریں۔ تاکہ اس بارے میں کسی نتیجے پر پہنچا جا سکے۔

پنجاب میں کاٹن کمیٹی کا قیام

لاہور ۸ر دسمبر۔ پنجاب اسمبلی میں آج سوالات کے وقفہ میں وزیر خوراک صوفی عبد الحمید نے بتایا کہ حکومت نے ایک روئی کمیٹی مقرر کی ہے۔ جو روئی کی قیمتوں پر نظر رکھے گی۔ نیز کاشتکاروں اور روئی بیلنے والوں کی مشکلات کے بارے میں حکومت کو مشورہ دیگی۔ وزیر اعلیٰ میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ نے ایک ضمنی سوال کے جواب میں یقین دلایا۔ کہ اس امر کا خیال رکھا جائیگا۔ کہ روئی بیلنے والے کاشتکاروں کو نامناسب قیمت حاصل کرنے سے نہ روکیں۔ سوالات کے بعد ایوان نے "پنجاب چلڈرن بل" پر غور شروع کیا۔ گذشتہ اجلاس میں یہ بل ایک سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا تھا۔

آبپاشی کی غرض سے ضلع لاہور میں ۵۴ ٹیوب ویل لگانے کی سکیم

لاہور ۸ر دسمبر۔ پنجاب کا امدادِ باہمی کا محکمہ ایک سکیم پر غور کر رہا ہے۔ جس کے تحت ضلع لاہور کی پتوکی اور چونیاں تحصیلوں میں ۵۴ ٹیوب ویل لگائے جائیں گے۔ یہ ٹیوب ویل پانی کی اس قلت کا سدباب کریں گے جو ہندوستان کی طرف سے نہروں کا پانی روک لینے کے باعث پیدا ہوئی ہے۔ اس تمام سکیم پر اندازاً ۸ سے دس لاکھ روپے تک لاگت آئے گی۔ اس کے تحت ایک "ٹیوب ویل کوآپریٹو یونین" بنائی جائے گی۔ جو ان کنوؤں کی تعمیر اور ان کے لئے بجلی کی فراہمی کا انتظام کرے گی۔ پانی کی تقسیم کا کام کوآپریٹو انجمنوں کے سپرد ہوگا۔ چنانچہ سہولت کے پیش نظر ہر گاؤں کی علیحدہ علیحدہ انجمن بنائی جائے گی۔ اس سکیم پر صوبائی کوآپریٹو بنک روپیہ لگائے گا۔

مرن برت کے ذریعہ دباؤ ڈالنا ایک غیر جمہوری طریقہ ہے (نہرو)

نئی دہلی ۸ر دسمبر۔ آج ہندوستان پارلیمنٹ کے [illegible] کے قریب کمیونسٹ اور بعض دوسرے ممبر احتجاج کے طور پر اٹھ کر چلے گئے۔ ان دنوں گاندھی جی کے ایک پرانے چیلے نے جو مرن برت رکھا ہوا ہے۔ اس پر بحث کرنے کے لئے التوا کی تحریک پیش کی گئی تھی۔ لیکن اسپیکر نے اسے رد کر دیا۔ جس پر ۵۰ کے قریب ممبران احتجاجاً اٹھ کر چلے گئے۔ یہ مرن برت آندھرا کا علیحدہ صوبہ بنانے کا مطالبہ منوانے کے لئے رکھا گیا ہے۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے اس تحریک التوا اور مرن برت کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ اگر دباؤ ڈالنے کے ان طریقوں سے کام لیا گیا۔ تو اس سے پارلیمنٹ کا وقار خاک میں ملنے کے علاوہ جمہوری طریقوں کا خاتمہ ہو جائیگا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

صدرِ بزمِ آسمان و حجۃ اللہ بر زمیں
ذاتِ خالق را نشانے بس بزرگ و استوار
ہر رگ و تارِ وجودش خانۂ یارِ ازل
ہر دم و ہر ذرہ اش پُر از جمالِ دوستدار

ترجمہ:۔ وہ آسمان والوں کی مجلس کا صدر ہے اور زمین پر خدا کی حجت ہے۔ خدا تعالےٰ کی ہستی کا بہت بڑا اور محکم نشان ہے۔ اس کے وجود کا ہر ایک رگ و ریشہ خدا تعالےٰ کا گھر ہے۔ اس کا ہر ایک سانس اور ہر ایک ذرہ محبوب حقیقی کے جمال سے پُر ہے۔ (آئینہ کمالات اسلام)

نئے صدر کے چارج لینے کی تقریب پر دس لاکھ ڈالر خرچ کئے جائیں گے

واشنگٹن ۸ر دسمبر۔ امریکہ کے صدر منتخب جنرل آئزن ہاور ۲۰ر جنوری کو اپنا نیا عہدہ سنبھالیں گے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ چارج لینے کی تقریبات پر دس لاکھ ڈالر خرچ کئے جائیں گے۔ جب مسٹر ٹرومین نے صدر کی حیثیت سے اس عہدے کا چارج لیا تھا۔ تو ان تقریبات پر ۷ لاکھ ڈالر خرچ ہوئے تھے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ اس رقم کا کچھ حصہ نجی ذرائع سے حاصل کیا جائیگا۔

لندن اور اس کے مضافات کہر کی لپیٹ میں گذشتہ ستر سال میں اتنی گہری کہر کبھی نہیں پڑی

لندن ۸ر دسمبر۔ گذشتہ چار روز سے لندن اور اس کے مضافات پر گہری کہر چھائی ہوئی تھی۔ آج صبح سے وہ اب چھٹنی شروع ہو گئی ہے۔ اور عام کاروبار اب معمول پر آتا جا رہا ہے۔ پہلے آمد و رفت بالکل بند ہو گئی تھی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ پچھلے ستر سال میں اتنی گہری کہر پہلے کبھی نہیں پڑی۔ کہر کا یہ عالم تھا۔ کہ دو گز سے زیادہ فاصلے کی چیز نظر نہ آتی تھی۔

فیصلہ کن مرحلہ

لندن ۸ر دسمبر۔ دولتِ مشترکہ کے وزراء اعظم اقتصادی مسائل پر آج پھر بحث شروع کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کانفرنس اب فیصلہ کن مرحلہ میں داخل ہو رہی ہے۔ یہ مرحلہ تین چار دن تک ختم ہو جائے گا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

غیر ممالک میں مساجد کا قیام

(از قریشی عبدالرشید صاحب وکیل المال تحریک جدید)

اسلامی معاشرے میں جو مقام مساجد کو حاصل ہے وہ کسی تشریح کا محتاج نہیں ہے۔ حقیقت میں مساجد کا وجود اسلامی معاشرے میں دل و دماغ کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہی وہ مرکز ہے جو اسلامی معاشرے کے اندر چلنے والی تمام زندگی پرور تحریکوں کا منبع اور سرچشمہ ہے۔ عرب کے مٹھی بھر فاقہ مستوں کی وہ عظیم الشان فتوحات جن کو پڑھ کر آج بھی دلوں پر ہیبت طاری ہو جاتی ہے ان کے نقشے انہی مسجدوں میں بنے تھے اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا راز بھی انہی مسجدوں میں مضمر ہے۔

مسلمانوں کی ہر ایک آبادی میں ایک یا ایک سے زیادہ مساجد ضرور ملیں گی۔ مسلمانوں کی اس گئی گذری حالت میں بھی انہیں ایک لاشعوری احساس ضرور ہے کہ مسجد ان کے معاشرے کا جزو لاینفک ہے۔ اور آج مسلمانوں کی عظمت رفتہ کی اگر کوئی یادگار ہے تو یہی مساجد ہیں۔

مساجد کو ایک بڑی تبلیغی اہمیت بھی حاصل ہے ان میں ایک ایسی دلکشی ہوتی ہے کہ غیر مسلم کسی نہ کسی حد تک ان کی طرف ضرور کھنچے ہیں۔ مسلمانوں کا حد درجہ سادہ طریق عبادت نماز میں ان کی تکلف سے آزاد حرکات و سکنات، اپنے خالق حقیقی کے سامنے ان کا عجز و انکسار اور امام کی اطاعت یہ سب ایسی چیزیں ہیں کہ ہر شخص کو اپنی طرف ضرور متوجہ کرتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ غیر مسلم ممالک میں جہاں مسجدیں خال خال ہیں بلکہ نہ ہونے کے برابر ہیں مسجدیں قابل دید مقامات میں شمار کی جا سکتی ہیں اگر کوئی مسلمان یورپ کے کسی ایسے شہر میں پہنچے جہاں کوئی مسجد ہو تو اس کی لازمی طور پر یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ اس مسجد کو کم سے کم ایک بار ضرور دیکھے۔ سیاح اور تفریح کے متلاشی بھی وقتاً فوقتاً مسجد کو دیکھنے کیلئے آتے رہتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کے تبلیغی مشن یوں تو دنیا کے بہت سے ممالک میں ہیں۔ مگر مالی ذرائع کی کمی کی وجہ سے جماعت اب تک نسبتاً تھوڑے مقامات پر مسجدیں بنوا سکی ہے۔ تجربے سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ مسجدوں کا وجود تبلیغی مقاصد کے لئے بے حد مفید ہوتا ہے۔ اس واسطے غیر ممالک میں ہمارے ہر تبلیغی مشن کے ساتھ کم از کم ایک مسجد ضرور ہونی چاہیئے۔ اس غرض سے گذشتہ سال مجلس شوریٰ کے موقع پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے غیر ممالک میں مساجد کی تعمیر کیلئے ایک فنڈ کھولنے کا اعلان فرمایا۔

فی الحال امریکہ۔ ہالینڈ، سپین، فرانس، سوئٹزرلینڈ اور جرمنی میں مساجد تعمیر کرنے کی تجویز ہے۔ امریکہ میں مکان تو خرید لیا گیا ہے مگر مسجد ابھی نہیں بنی۔ پھر ہالینڈ ہے۔ یہاں کی مسجد صرف عورتوں کے چندے سے بنے گی۔ اسی طرح سوئٹزرلینڈ۔ جرمنی فرانس اور سپین میں بھی مسجدیں بنائی جائیں گی۔ ہر مسجد پر اوسطاً ڈیڑھ ڈیڑھ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا اور اس طرح کل سات آٹھ لاکھ روپیہ کے خرچ کا اندازہ ہے۔

اس رقم کے جمع کرنے کے لئے جو طریق تجویز کیا گیا ہے وہ اس قدر سہل ہے کہ یہ رقم جماعت پر بغیر کسی قسم کا بوجھ بنے بڑی آسانی سے مہیا ہو سکتی ہے۔ حضرت اقدس نے جماعت کے مختلف حلقوں کو بیرونی ممالک میں مساجد کی تعمیر کے لئے حسب ذیل رنگ میں حصہ لینے کی تحریک فرمائی ہے۔

۱ (الف) وکلاء، ڈاکٹر اور پیشہ دار احباب گذشتہ سال کی آمد معین کریں اور پھر اس تعین کے بعد اگلے سال ان کی آمد میں جو زیادتی ہو اس کا دسواں حصہ وہ مساجد فنڈ میں ادا کر دیا کریں۔

(ب) علاوہ سالانہ آمدنی کی زیادتی کا دسواں حصہ دینے کے وہ بجٹ کے سال کے پہلے مہینے یعنی ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی ساجد فنڈ میں ادا کر دیا کریں۔

۲۔ ملازمین احباب کو ہر سال جو پہلی سالانہ ترقی ملے۔ وہ مساجد کی تعمیر کے لئے دی جائے۔ اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو تو پہلی تنخواہ ملنے پر۔ اس کا دسواں حصہ مساجد فنڈ کے لئے دیا جائے۔

۳۔ زمیندار احباب جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے اور جن کے پاس اس سے زائد زمین ہو وہ دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے مساجد فنڈ میں چندہ دیں۔

۴۔ مزارع احباب جن کے پاس دس ایکڑ سے کم مزارعت ہو وہ دو پیسہ فی ایکڑ کے حساب سے اور دس ایکڑ سے زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے رقم ادا کریں۔

۵۔ بڑے تاجران مثلاً منڈیوں کے آڑھتی۔ کمپنیوں والے۔ کارخانوں والے وغیرہ وغیرہ ہر مہینے کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافعہ مساجد فنڈ میں دیا کریں۔

چھوٹے تاجران ہر ہفتے کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافعہ مساجد فنڈ میں دیا کریں۔

۶۔ مستری لوہار۔ مزدور۔ دوست ہر مہینہ کے پہلے دن کی مزدوری یا کوئی اور دن مقرر کر کے اس دن کی مزدوری کا دسواں حصہ مساجد فنڈ میں دیا کریں۔

۷۔ مختلف خوشی کی تقاریب پر مثلاً نکاح پر۔ شادی پر۔ بچے کی پیدائش پر۔ مکان کی تعمیر پر یا امتحان پاس ہونے پر حسب توفیق کچھ نہ کچھ رقم خانۂ خدا کی تعمیر کیلئے ضرور دی جائے۔

حضور فرماتے ہیں:۔

"...... میں نے تحریک کی تھی کہ خوشی کی مختلف تقاریب پر مسجد فنڈ کیلئے کچھ نہ کچھ دیتے رہنا چاہیئے۔ مثلاً کسی کی شادی ہوئی ہے تو وہ اس خوشی میں حسب توفیق کچھ چندہ مساجد کے لئے دیدے۔ کسی کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے تو وہ اس خوشی میں کچھ دیدے۔ کسی نے مکان بنایا ہے یا بنوانے لگا ہے تو وہ اس خوشی میں کچھ دیدے۔ اگر اس نے پانچ ہزار روپے میں مکان بنایا ہے تو پانچ دس روپے خدا کے گھر کیلئے دیدینا اس کے لئے کونسی بڑی بات ہے۔"

"ہمارا خدا ہم پر بے انتہا احسانات کرتا ہے مگر اس نے اپنا حصہ اتنا تھوڑا رکھا ہوا ہے کہ اگر انسان غور کرے تو اسے شرم آجاتی ہے۔ چوبیس گھنٹوں میں نماز اور ذکر الٰہی پر جتنا وقت صرف ہوتا ہے اگر تم اس کا حساب کرو تو تمہیں معلوم ہوگا کہ محض سونے کا وقت جس کے متعلق ہر شخص سمجھتا ہے کہ وہ ضائع چلا گیا ہے وہ بھی نماز اور ذکر الٰہی کے وقت سے زیادہ ہے غرض اور کام تو الگ رہے انسان کے سونے کا وقت بھی زیادہ ہے اور نماز روزے کا وقت اس کے مقابلے میں بہت کم ہے پس اللہ تعالیٰ نے اپنا حق بہت ہی چھوٹا کر کے رکھا ہے اور اگر اس چھوٹے سے حق کے دینے میں بھی ہمارے دلوں میں انقباض پیدا ہو تو یہ ہماری بڑی بدقسمتی کی علامت ہے۔ کوشش تو ہماری یہ ہونی چاہیئے کہ ہم اپنی ترقی کے قدم کو بڑھاتے چلیں۔ اور قربانیوں کے نئے نئے رستے سوچیں۔ تاکہ ہمیں زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل ہو۔ دیگر جو رستے ہمارے سامنے آئیں ان پر چلنے کی ہم کوشش کریں۔"

مسجدوں کا قیام قوم کے لئے بڑی برکت کا موجب ہوتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا کہ جو شخص میرے لئے مسجد بناتا ہے میں اس کے لئے آخرت میں گھر بناتا ہوں۔ پس اگر کوئی شخص نمازیں پڑھتا ہے۔ روزے رکھتا ہے۔ سچ بولتا ہے۔ جھوٹ ظلم اور فریب سے بچتا ہے۔ دین سے محبت رکھتا ہے اور اس کو دنیا میں پھیلانے کی کوشش کرتا ہے اور مسجد کیلئے چندہ دیتا ہے تو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دوسرا شخص جو مسجد نہیں بناتا اس سے وہ زیادہ نقصان میں ہے۔

غرض یہ کام ایسا ہے جس کے ساتھ بڑی بڑی برکات وابستہ ہیں۔ مگر اس کے لئے طریق ایسا نکالا گیا ہے جو کسی پر گراں نہیں گذرتا اور نہ کسی کو کوئی خاص بوجھ محسوس ہوتا ہے حضور فرماتے ہیں کہ:۔

"اگر ہماری ساری جماعت کا (سالانہ) چندہ پچھتر ہزار روپیہ کے قریب ہو تو سمجھو کہ قریباً دس گیارہ سال میں جا کر یہ کام پورا ہوگا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اگر ہماری جماعت پورے زور سے اس کام کو شروع کر دے تو خدا اس دنیا میں بھی ہمارے گھر بڑھانے شروع کر دے گا۔ یعنی زیادہ سے زیادہ لوگ احمدیت میں داخل ہونے شروع ہو جائیں گے۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک قوم خدا تعالیٰ کے گھروں کو آباد کرنے کی کوشش کر رہی ہو اور صبح شام ان میں نمازیں پڑھتی اور انہیں ہر وقت آباد رکھتی ہو اور خدا اس قوم کے افراد کے گھروں کو ویران کر دے۔ اگر تم اس بات کی کوشش کرو گے کہ خدا کا گھر ویران نہ ہو جائے۔ تو کیا تم سمجھ سکتے ہو کہ خدا دشمنوں کو اس بات کی توفیق دے دے گا کہ وہ تمہارے گھروں کو ویران کر دیں۔ وہ قوم جو خدا تعالیٰ کے گھر کو آباد رکھنے کی کوشش کرتی ہے معمولی مولوی اور ملّا تو الگ رہے بڑی بڑی طاقتیں اور قومیں بھی اگر ان کے گھروں کو ویران کرنا چاہیں تو وہ ایسا نہیں کر سکتیں۔ گورنروں کی کوٹھیوں پر پولیس کا پہرہ رہتا ہے۔ بادشاہوں کے محلات پر فوجوں کا پہرہ ہوتا ہے۔ لیکن اس قوم کے گھروں کے دروازوں پر خدا کا پہرہ ہوگا۔ اگر کوئی شخص پولیس کے پہرہ میں سے آگے نکل نہیں سکتا اگر کوئی شخص فوج کے پہرہ میں سے آگے نکل نہیں سکتا تو کونسا ماں کا بچہ ایسا ہے جو خدا کے پہرہ سے گذرنے کی طاقت رکھتا ہو۔ پس یہ ایک برکت کی چیز ہے جو خدا نے تمہارے سامنے رکھی ہے۔ مگر اس سے فائدہ اٹھانا تمہارا کام ہے۔"

درخواستہائے دعا

خاکسار دوران سر اور چکر دل کی وجہ بہت بیمار ہو گیا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

محمد اسمٰعیل اختر مددگار کارکن وکیل التبشیر

—— کیپٹن عبدالعزیز صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل بی نے اپنی ملازمت پر بحالی کیلئے اپیل کی ہے احباب کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔

مستری حیات الدین گورنمنٹ انجنیئر نگ سکول ضلع گجرات

روزنامہ الفضل لاہور
۹ دسمبر ۱۹۵۲ء

علمائے اسلام کی خاص توجہ کے قابل

بقول مدیر مسئول زمیندار میاں اختر علی خاں ان کے والد ماجد جناب مولوی ظفر علی خاں صاحب نے احمدیت کے خلاف ۱۹۱۰ء سے مخالفت شروع کر رکھی ہے۔ اور اب وہ خود اس مخالفت کو بطور وراثت کے جاری کئے ہوئے ہیں۔ اور جہاں تک ان سے ہو سکتا ہے۔ مخالفت میں زور لگا رہے ہیں۔ مگر ہم تو یہی کہیں گے کہ کبھی کبھی تصرف الٰہی سے انہیں احمدیت کے کسی نہ کسی پہلو کی تعریف کرتے ہی بن پڑتی ہے۔ اگرچہ بادل ناخواستہ ہی سہی۔ مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ بعض دفعہ قدرتاً ایسے حالات ہو گئے ہیں کہ دونوں باپ بیٹوں کو احمدیت کا لوہا ماننا ہی پڑا ہے۔

ہم نے مولوی ظفر علی خانصاحب کے ایسے کئی حوالے الفضل میں شائع کئے ہیں۔ جن میں انہوں نے احمدیت کی خاصکر تبلیغی سرگرمیوں اور انہماک کو سراہا ہے۔ چنانچہ آپ کی تقریر جو آپ نے امرتسر کی مسجد خیرالدین میں احراریوں کی مذبوحی حرکات کے خلاف فرمائی احراریوں کے ایک سوال کہ کیا تم تصدیق کرتے ہو کہ مرزا محمود نے خدمت اسلام کی ہے کے جواب میں نہایت جوش سے تین دفعہ فرمایا

۱۔ ہاں میں تصدیق کرتا ہوں
۲۔ ہاں میں تصدیق کرتا ہوں
۳۔ ہاں میں تصدیق کرتا ہوں

خواہ میاں اختر علی خانصاحب اب اسکو مصلحت وقت کہیں۔ مگر ہمارے نزدیک تو یہ ایک مثال ہے تصرف الٰہی کی۔ اللہ تعالٰے جب ایک شدید مخالف سے کلمۂ حق کہلواتا ہے۔ تو مخالف کو بعد میں وہ سوا مصلحت وقت کے اور کیا نظر آ سکتا ہے اعجاز تو یہی ہوتا ہے کہ وہ باوجود اپنی عادی مخالفت کے مجبور ہو جاتا ہے کہ اس چیز کا اعتراف کرے جس کا وہ معمولی حالات میں ہرگز اعتراف نہ کرتا۔ بعد میں جب وہ حالات جنہوں نے اسے مجبور کر دیا کہ وہ کلمہ حق زبان پر لائے دور ہو جاتے ہیں اور وہ اپنی معمولی حالت پر آ جاتا ہے تو وہ اس کا نام مصلحت وقت رکھے یا اس کے لئے اور اسی قسم کے الفاظ استعمال کرنے کے سوا کر بھی کیا سکتا ہے۔ کسی نہ کسی طرح اسکو اس غیر معمولی مظاہرہ کو اپنی معمولی حالت کے تقاضوں میں فٹ کرنا ہی پڑتا ہے۔ وہ یہ محسوس نہیں کرتا کہ وہ "عذر گناہ بدتر از گناہ" کا مصداق بن رہا ہے۔

بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ مخالف کلمۂ حق کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ مگر اسی لمحہ اس کو اپنی عادت بھی اکسا رہی ہے۔ ایسی صورت میں وہ کلمۂ حق کو بے اثر بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ اور اس پر تاریکی کے پردے ڈالنا چاہتا ہے۔ مگر حق کا نور ان پردوں سے پھوٹ کر نکل آتا ہے اور اس طرح اور بھی زیادہ پر اثر ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ ذیل میں ہم اس کی ایک تازہ مثال پیش کرتے ہیں۔ روزنامہ زمیندار ۹ دسمبر ۱۹۵۲ء میں ایک ادارتی نوٹ بعنوان "بین الاسلامی تبلیغی نظام" شائع ہوا ہے۔ اس میں سے مندرجہ ذیل اقتباس ملاحظہ ہو۔

"اگر دنیا کی اسلامی حکومتیں یورپ اور امریکہ کی سفید فام اقوام کی استعماری گرفت سے آزاد ہو کر ایسی طاقت حاصل کر سکتی ہیں کہ کسی غیر مسلم طاقت کو انہیں بری نیت سے دیکھنے کی جرأت نہ پڑے تو پھر اتحاد بین المسلمین کے خواب کو عملی صورت میں پیش کرنے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ ایک زبردست بین الاسلامی تبلیغی نظام قائم کیا جائے۔ جو نہ صرف تمام ممالک کو اسلامی اخوت اور اسلامی کلچر کے زاویہ نگاہ سے ایک دوسرے سے وابستہ کر دے۔ بلکہ اس نظام کی شاخیں یورپین ممالک میں بھی اسی طرح قائم کی جائیں۔ جس طرح یورپین مشنریوں نے اپنے تبلیغی نظام کا جال تمام دنیا میں پھیلا رکھا ہے۔ یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ علمائے اسلام نے اب تک اس جال کی ہمہ گیری کے اسلام کش نتائج پر غور نہیں کیا۔ قادیانیوں نے اپنے فرنگی آقا سے قادیانیت کی تبلیغ کے لئے جو سبق حاصل کیا اور اس مقصد کی تکمیل کی غرض سے جو نظام قائم کیا وہ پاکستان کے ان علمائے کرام کی خاص توجہ کے قابل ہے جو تحریک تحفظ ختم نبوت کو کامیاب دیکھنا چاہتے ہیں۔ قادیانیت کے جراثیم صرف پاکستان ہی میں نہیں بلکہ ممالک غیر میں بھی بسرعت تمام نشوونما پا رہے ہیں۔ اسلام ایک نہایت نازک دور سے گزر رہا ہے۔ ہم ہرگز اپنی کھوئی ہوئی شوکت و عظمت کے حصول میں کامیاب ہو سکتے ہیں تو صرف اسی صورت میں کہ ہم پھر متحد ہو جائیں علم و عمل سے طاقت حاصل کریں اور جہاد کے پا بہ رکاب رہیں۔ (زمیندار ۹ دسمبر ۱۹۵۲ء)

بیشک "زمیندار" نے اپنے کلمۂ حق پر تاریکی کے پردے ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ مگر اس کے باوجود صداقت کا سورج اپنی پوری روشنی کے ساتھ چمک رہا ہے۔ مصر کے ایک معاند احمدیت اخبار "الفتح" نے یہی حقیقت ذرا زیادہ وسعت قلب سے تسلیم کی ہے اور زیادہ پُر زور انداز میں مسلمانوں کو جھنجھوڑا ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے:۔

"میں نے بنظر دیکھا تو قادیانیوں کی تحریک حیرت انگیز پائی۔ انہوں نے بذریعہ تقریر و تحریر مختلف زبانوں میں اپنی آواز بلند کی ہے۔ اور مشرق و مغرب کے مختلف ممالک و اقوام میں بصرف کثیر اپنے دعویٰ کو تقویت پہنچائی ہے ان لوگوں نے اپنی انجمنیں منظم کر کے زبردست حملہ کیا ہے۔ یہاں تک کہ ان کا معاملہ بہت بڑھ گیا ہے۔ اور ایشیا۔ یورپ۔ امریکہ اور افریقہ میں ان کے ایسے تبلیغی مراکز قائم ہو گئے ہیں۔ جو علم و عمل کے لحاظ سے تو عیسائیوں کی انجمنوں کے برابر ہیں۔ لیکن تاثیرات اور کامیابی میں عیسائی پادریوں کو ان سے کوئی نسبت نہیں۔ قادیانی لوگ بہت بڑھ چڑھ کر کامیاب ہیں۔ کیونکہ ان کے پاس اسلام کی صداقتیں اور پُر حکمت باتیں ہیں ۔۔۔ جو شخص بھی ان لوگوں کے حیرت ناک کارناموں کو دیکھے گا اور واقعات کا پورا اندازہ کرے گا۔ وہ حیران و ششدر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ کس طرح اس چھوٹی سی جماعت نے اتنا بڑا جہاد کیا ہے۔ جسے کروڑوں مسلمان نہیں کر سکے۔

ان لوگوں نے اپنے تبلیغی جہاد اور اس میں کامیابی کو اپنے عقائد کی صداقت پر زبردست معجزہ قرار دیا ہے اور ایسا کہنے کا ان کو اس لئے موقعہ مل گیا کہ باقی نام کے مسلمانوں پر موت طاری ہو چکی ہے ۔۔۔ کیا اندریں حالات مسلمانوں پر واجب نہ تھا کہ اہل یورپ و امریکہ کے دماغوں سے ان گندے عقائد کو زائل کریں۔ جو وہ دین اسلام اور نبی اسلام صلعم کے متعلق رکھتے ہیں درحقیقت یہ مسلمانوں کے امراء، اغنیاء، عوام اور علماء پر فرض ہے۔ لیکن آج ان اوہام کا ازالہ کون کر رہا ہے؟ یقیناً کوئی نہیں سوائے اکیلے قادیانیوں کے۔ صرف وہی ہیں جو اس راہ میں اپنے اموال اور جانیں خرچ کر رہے ہیں۔ اور اگر دوسرے مدعیان اصلاح اس جہاد کے لئے بلائیں یہاں تک کہ ان کی آوازیں بیٹھ جائیں اور لکھتے لکھتے ان کے قلم شکستہ ہو جائیں تب بھی تمام عالم اسلام میں سے اس کا دسواں حصہ بھی اکٹھا نہ کر سکیں گے جتنا یہ تھوڑی سی جماعت مال و افراد کے لحاظ سے خرچ کر رہی ہے۔

(الفتح ۳۱۵ مورخہ ۲۰ جمادی الثانیہ ۱۳۵۱ھ)

"الفتح" نے صاف صاف لفظوں میں اعتراف کیا ہے کہ احمدیوں کے پاس اسلام کی صداقتیں ہیں جس کی وجہ سے وہ عیسائی مشنوں کے مقابلہ میں بڑھ چڑھ کر کامیاب ہو رہے ہیں۔ "زمیندار" کو یہ توفیق تو نہیں ہوئی۔ مگر پھر بھی اسے اتنا تسلیم کرنا پڑا ہے کہ احمدیت کا نمونہ

"علمائے کرام کی خاص توجہ کے قابل ہے"

بہرحال ہمیں بے حد خوشی ہے کہ جو کچھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شروع ہی میں فرمایا تھا کہ ہمیں تمام دنیا میں اسلام کی تبلیغ کرنا چاہیئے اور آپ کی قائم کردہ جماعت نے اپنے عمل سے اس کا نمونہ پیش کیا ہے۔ خود "زمیندار" ایسے شدید مخالف احمدیت کو بھی اس کی صداقت صرف تسلیم ہی نہیں کرنی پڑی بلکہ جماعت احمدیہ کو علمائے کرام کے سامنے بطور ایک نمونہ کے پیش کرنے کی توفیق بھی حاصل ہوئی ہے۔ ہم اللہ تعالٰے سے دعا کرتے ہیں کہ "زمیندار" کی یہ آواز ضائع نہ جائے۔ اور علمائے کرام اپنا سارا زور احمدیت کو مٹانے میں خرچ کرنے کی بجائے اس حقیقی اسلامی کام پر خرچ کریں۔ اور وہ جلد از جلد عملی قدم اٹھانے کے قابل ہوں۔ اس کے لئے ہم ایک تجویز پیش کرتے ہیں کہ خاص کر وہ علمائے کرام جن کو آج ملک میں فرقہ پرستی کے فتنہ کو ہوا دینے کے سوا کوئی کام نہیں۔ انہیں حکومت اپنے خرچ پر غیر مسلم ممالک میں اسلامی مشن کھولدے۔ تاکہ وہ اپنا جوش عمل اس کار خیر میں نکال لیا کریں۔ اور ملک کی فضا کو بھی خراب نہ کر سکیں۔ آم کے آم اور گٹھلی کے دام۔ ہماری رائے ہے کہ ان مشنوں کا ہیڈ مودودی صاحب کو بنا دیا جائے، جن کا ہیڈ آفس آزاد چین کے دارالخلافہ پیکن میں ہو مگر ہمیں ڈر ہے شاید مودودی صاحب فی الحال حکومت سے تعاون نہ کریں۔ آج کل وہ بہت بپھرے ہوئے ہیں۔ آخر میں ہم "زمیندار" کو مبارکباد عرض کرتے ہیں۔

مؤذن مرحبا بر وقت بولا
تری آواز مکے اور مدینے

شذرات

بلاٹکٹ مسافر

ایک خبر ہے۔ کہ ریلوے مجسٹریٹ چوہدری قادر بخش نے کوئٹہ ایکسپریس اور فضل ایکسپریس پر چھاپہ مار کر ۱۵۹ بلاٹکٹ مسافروں کو پکڑا۔ اور بعد ازاں ۹۷ مسافروں سے ۲۳۱ روپیہ جرمانہ وصول کیا۔ اور باقی کو جیل بھیج دیا گیا۔

پاکستانی عوام میں اپنے ملکی اور قومی حقوق اور مفاد کو کچلنے کی جو وبا پھوٹ رہی ہے۔ یہ اس کا ادنیٰ سا کرشمہ ہے۔ یہ وبا صرف گاڑیوں تک ہی محدود نہیں۔ ہمارے پورے معاشرہ پر تسلط جما رہی ہے۔ اور سرکاری بنکوں خزانوں اور دفتروں کے غبن۔ سرکاری ٹینڈروں میں دھوکا اور فریب۔ قومی تنظیموں کے مال پر چھاپہ۔ دفتری اوقات میں عدم توجہگی۔ یہ سب امور اسی کی مختلف شکلیں ہیں۔ ابھی چند ہفتے ہوئے۔ اخبارات میں شائع ہوا تھا۔ کہ کئی جاگیردار سٹیٹ محصول کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرتے چلے جاتے ہیں۔ جس سے پاکستان کو ہر سال تین چار کروڑ کا نقصان ہو رہا ہے۔

قومی اور ملکی حقوق سے اغماض کا افسوسناک نتیجہ ہمارے سامنے اسرائیلی حکومت کی صورت میں موجود ہے۔ یہودی حکومت کبھی معرض ظہور میں نہ آسکتی۔ اگر بعض عرب اپنے ملکی مفاد کو چند ٹکوں پر قربان کر کے اپنی زمینیں یہودیوں کے ہاتھ فروخت نہ کر دیتے۔ آج بڑے بڑے اجتماعات میں عرب لیگی لیڈر جب مسلمانوں کو اسرائیل کے خلاف متحدہ محاذ قائم کرنے کی اپیل کرتے ہیں۔ تو شاید زمینیں فروخت کرنے والے عرب ان میں اتنے زور سے نعرہ لگاتے ہوں۔ کہ فضا گونج اٹھتی ہو۔ اور در و دیوار ہل جاتے ہوں۔

لیکن دنیائے عرب بلکہ دنیائے اسلام کو ان نعرہ بازوں اور مصلحت پسندوں نے جو بھاری نقصان پہنچایا ہے۔ کیا ہزارہا مسلمانوں کے خون اور کروڑوں کی جائیدادیں قربان کرنے کے بعد بھی اس کی تلافی کا کوئی امکان ہے؟

انگریز کا جاسوس؟

ایک احراری لیڈر نے جہلم میں تقریر کرتے ہوئے کہا:۔

"مرزا صاحب نے تمام دعاوی مراق کے زیر اثر کئے تھے۔" (زمیندار ۲۱ نومبر ۱۹۵۲ء)

احراری لیڈر حضرت مسیح موعودؑ کی شخصیت کا جن مکروہ اور بھیانک الفاظ میں ذکر کرتے ہیں۔ اس کا اندازہ کرنے کے لئے ذیل میں چند اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں:۔

(۱) "اس کے نقوش میں توازن نہ تھا۔ قد و قامت میں تناسب نہ تھا۔ اخلاق کا جنازہ تھا۔ کیرکٹر کی موت تھی۔ سچ کبھی نہ بولتا تھا۔ معاملات کا درست نہ تھا۔ بات کا پکا نہ تھا۔ بزدل اور ٹوڈی تھا۔ تقریر و تحریر ایسی کہ پڑھ کر متلی ہونے لگے۔" (آزاد ۱۸ اپریل ۱۹۵۱ء)

(۲) "اگر میں مرزائی لٹریچر کی کوئی کتاب پڑھتا ہوں۔ تو پندرہ منٹ کے بعد میرے سر درد شروع ہو جاتی ہے۔ اب جس شخص کو فضل خطاب ہی نہ عطا ہوا ہو۔ نبوت کیا خاک کر سکتا ہے؟" (آزاد ۹ نومبر ۱۹۵۰ء)

(۳) "دماغ خراب تھا۔" (آزاد ۱۷ ستمبر ۱۹۵۲ء)

اغبی استاد کا اغبی شاگرد (تنظیم اہلسنت والجماعت خاص نمبر ۱۷۲)

(۴) "آہ انسانیت کی بدقسمتی اور دین کی مظلومی کہ جس ذات شریف کو دستر خوان پر بیٹھ کر روٹی کھانے چابیاں سنبھالنے۔ جراب اور جوتا پہننے۔ کاج میں بٹن دینے۔ استنجے کے ڈھیلے اور کھانے کے گڑ کو جدا جدا رکھنے حتیٰ کہ سیر کے وقت چلنے اور داڑھی مبارک کو تیل لگانے کی بھی تمیز نہ ہو۔ وہ دعویٰ کرتے ہیں نبوت اور مسیحیت کا۔" (تنظیم اہل سنت والجماعت خاص نمبر صفحہ ۱۴۲)

(۵) "واقعی دنیا کو ایسے بے شعور نبی کی بڑی ضرورت تھی۔ اے کھوئے ہوئے انسانو! اپنا رشتہ بے شعور انسان کے ساتھ جوڑ رہے ہو۔ تمہاری عقل کو کیا ہو گیا ہے۔" (آزاد کانفرنس نمبر صفحہ ۱۲)

ہم ان باتوں پر تبصرہ کرنے کی بجائے احراریوں سے ہی پوچھتے ہیں۔ کہ اگر آپ لوگوں کے نزدیک حضرت مسیح موعودؑ کی نعوذ باللہ یہی حیثیت تھی۔ تو خدارا بتاؤ حضورؑ کو انگریز کا نبی اور انگریز کا جاسوس کس منہ سے کہتے ہو؟

کیا:۔

- اسلامی مرکزیت ختم کرنے (کانفرنس نمبر آزاد صفحہ ۳۰)
- تعلیم اسلامی کو مسخ کرنے (لشکر نمبر)
- جذبہ جہاد کے مٹانے (〃)
- اسلامی حکومتوں کو صفحہ ہستی سے نیست و نابود کرنے (〃)
- اور دنیا کے ہر ملک اور ہر قوم پر صرف انگریزی اور امریکی حکومت کا قبضہ قائم رکھنے کے لئے (آزاد ۵ فروری ۱۹۵۱ء)

واقعی اسی قسم کے نبیوں اور جاسوسوں کی ضرورت ہوا کرتی ہے؟ فلعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

سر پہ خالق ہے اس کو یاد کرو
یونہی مخلوق کو نہ بہکاؤ
کچھ تو خوف خدا کرو لوگو
کچھ تو لوگو خدا سے شرماؤ (المسیح الموعودؑ)

سکھ غلامی کی زنجیروں میں

پٹیالہ یونین کے وزیر مالیات سردار بھوپندر سنگھ نے چند دن ہوئے امرتسر میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ گذشتہ ۵۹ء تک ایک بہت بڑے انقلاب کا قوی امکان ہے۔ اس کے بعد سکھ کہہ سکیں گے۔ کہ ہم بھی ایک آزاد قوم ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۹۴۷ء میں سکھ قوم کے نام دردمندانہ اپیل کرتے ہوئے فرمایا تھا:۔

"پنجاب کے بٹوارے کا برطانوی فیصلہ ہو چکا ہے اب اہل پنجاب نے اس کے متعلق آخری منظوری دینی ہے۔ بات یہ ہے کہ اس بٹوارہ سے ہندوؤں کو بے انتہا فائدہ پہنچا ہے۔ مسلمانوں کو اخلاقی طور پر فتح حاصل ہے۔ لیکن مادی طور پر نقصان۔ سکھوں کو مادی طور پر بھی اور اخلاقی طور پر بھی نقصان پہنچا ہے۔ گویا سب سے زیادہ گھاٹا سکھوں کو ہوا ہے۔ لیکن ابھی وقت ہے۔ کہ ہم اس صورت حالات میں تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ ۲۳ تاریخ (جون ۱۹۴۷ء) کے بعد پھر یہ سوال آسانی سے حل نہ ہو سکے گا۔"

نیز انتہائی مخلصانہ مشورہ دیتے ہوئے کہا:۔

"میں بوجہ ایک چھوٹی سی جماعت کے امام ہونے کے کوئی سیاسی غرض اس مشورہ میں نہیں رکھتا۔ سیاست کی طاقت میرے ہاتھ میں نہیں۔ اس لئے میں صرف نیک مشورہ ہی دے سکتا ہوں۔ ہاں مجھے امید ہے کہ اگر سکھ صاحبان مسٹر جناح سے بات کریں۔ تو یقیناً انہیں سکھوں کا خیر خواہ پائیں گے۔ مگر انہیں بات کرتے وقت یہ ضرور مدنظر رکھ لینا چاہیئے۔ کہ ہندو صاحبان انہیں کیا کچھ دینے کو تیار ہیں۔ کیونکہ خود کچھ نہ دینا اور دوسروں سے لینے کے مشورے دینا کوئی بڑی بات نہیں۔ اگر مجھ سے کبھی اس بارہ میں کوئی خدمت ہو سکے۔ تو مجھے اس سے بے انتہا خوشی ہوگی۔" (الفضل ۱۹ جون ۱۹۴۷ء)

سکھ صاحبان اگر حضرت امام جماعت احمدیہ کے اس قیمتی مشورہ پر عمل پیرا ہو کر قائد اعظم سے ملاقات کرتے۔ اور مسلمانوں سے مل کر پنجاب کا بٹوارہ رکوا دیتے اور مسلمانوں سے مل جل کر رہنے کا فیصلہ کر لیتے۔ تو انہیں ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کی صبح کو ہی محسوس ہو جاتا کہ وہ مسلمانوں کی طرح آزاد ہیں۔ اور آج انہیں ٹھنڈی آہیں بھرتے ہوئے یہ نہ کہنا پڑتا۔ کہ افسوس ہندوستان کی آزادی پر پانچ برس بیت گئے۔ مگر ہم غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔

اسلام کا نظام جنگ

اسلام نے جنگ کے متعلق جو ہدایات دی ہیں۔ ان کا خلاصہ یہ ہے:۔

(۱) اسلام صرف مدافعانہ (Defensive) جنگ کی اجازت دیتا ہے۔

(۲) امن و صلح کے معاہدات کی موجودگی میں کسی حکومت کے خلاف اعلان جنگ ناجائز ہے۔

(۳) دوران جنگ میں دشمن کے بچوں۔ بوڑھوں۔ عورتوں۔ راہبوں کو قتل کرنے اور مقدس معبد کو گرانے کی اجازت ہے اور نہ آگ کے ذریعہ کسی کو جلا دینے کی۔

(۴) صلح صفائی سے جو فیصلہ ہو وہی بہتر ہے۔ اس لئے اگر دشمن کسی وقت صلح کا سفید جھنڈا کھڑا کر دیتا ہے۔ تو مسلمان فوج صلح کرنے کے لئے مجبور ہے۔

(۵) جنگ میں پکڑے ہوئے قیدیوں کو قتل کرنا جائز نہیں بلکہ کوشش کی جائے کہ اول تو انہیں بطور احسان چھوڑ دیا جائے یا فدیہ لے کر واپس کر دیا جائے۔

چنانچہ تاریخ اسلام کا ایک مشہور واقعہ ہے۔ کہ ایک مرتبہ حجاج بن یوسف نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو کسی جنگی قیدی کے قتل کا اشارہ کیا۔ تو حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے حیران ہو کر کہا۔ کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ قرآن کا حکم ہے کہ اسے یا بطور احسان چھوڑ دو۔ اور یا فدیہ لے کر چھوڑ دو۔ (کتاب الخراج قاضی ابو یوسف صفحہ ۱۲۱)

اندازہ کیجئے اسلام کا نظام جنگ کتنا مکمل حق و انصاف پر مبنی اور امن بخش ہے۔

پلنگ کے چوہے

کراچی کی ایک خبر ہے۔ کہ پاکستانی روپیہ کی قیمت کے گرنے کی افواہوں کے باعث ایک ہی دن میں کپاس کا بھاؤ پانچ روپیہ بڑھ گیا ہے۔ اور این ٹی روکر کی نئی فصل کی قیمت ۷۵ روپے تک پہنچ گئی ہے۔

مارکیٹ کے اتار چڑھاؤ میں افواہوں کا بہت بڑا دخل ہوتا ہے۔ ذرا سی افواہ پر لاکھ پتی تاجر کنگال ہو جاتے ہیں۔ اور معمولی بیوپاری دم بھر میں لاکھوں کے مالک بن جاتے ہیں۔

ہمیں یہ دیکھ کے انتہائی دکھ ہوتا ہے۔ کہ ان دنوں ہمارے ملکی ماحول پر افواہوں نے قبضہ جما رکھا ہے۔ اور بعض جماعتیں اور افراد اپنے مدمقابل جماعتوں اور افراد کو بدنام یا پریشان کرنے کے لئے مختلف شوشے چھوڑتے رہتے ہیں۔ جس سے حکومت اور عوام دونوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور افواہیں تصنیف کرنے والے افراد کھڑے مسکرا رہے ہوتے ہیں۔

یہ مسلمہ بات ہے۔ کہ ملکی افواہوں میں اکثر دفعہ غیر ملکی ہاتھ ہوتا ہے۔ اور دشمن کے جاسوس ملک کی صفوں میں تشتت و انتشار کے جو ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں ان میں افواہ پھیلانے کا ہتھیار سب سے زیادہ کارگر ہوتا ہے۔

اس لئے ہمارا قومی فرض ہے۔ کہ پلنگ کے ان چوہوں سے ہر وقت چوکس اور ہوشیار رہیں۔ جو حکومت ملک کی کسی جماعت کے خلاف افواہیں پھیلاتے اور پوری قوم کو خطرہ میں ڈال دیتے ہیں۔

اہلِ قافلہ قادیان کیلئے ضروری اعلان

۲۴ دسمبر کی شام تک ضرور لاہور پہنچ جائیں

مگر پاسپورٹ کے لئے ضروری کوائف ۱۲ دسمبر سے پہلے بھجوا دیں!

(۱) حکومت کی طرف سے اس سال قافلہ قادیان کی شمولیت کے لئے دو سو افراد کی اجازت آگئی ہے۔ اور امید ہے کہ انشاء اللہ عورتوں کو بھی اجازت مل جائے گی۔ پس مندرجہ ذیل بھائیوں اور بہنوں کو بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ سوائے اس کے کہ بعد میں اس کے خلاف کوئی ہدایت جاری کی جائے وہ قافلہ کی شمولیت کے لئے ۲۴ دسمبر بروز بدھ کی شام تک ضرور لاہور پہنچ جائیں۔ اور میرے دفتر میں جو عارضی طور پر جودھامل بلڈنگ متصل رتن باغ لاہور میں کھولا جا رہا ہے، اپنے پہنچنے کی رپورٹ فرمائیں۔ رہائش کے لئے مردوں کے واسطے محترمی شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی کوٹھی واقعہ ۱۳ ٹمپل روڈ لاہور میں انتظام کیا گیا ہے۔ اور مستورات کے لئے جودھامل بلڈنگ اور رتن باغ میں انتظام ہوگا۔

(۲) لیکن ایک بات اہل قافلہ کو اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے۔ اور وہ یہ کہ پاسپورٹ سسٹم جاری ہو جانے کی وجہ سے حکومت بہت سے تفصیلی کوائف کا مطالبہ کرتی ہے۔ یہ کوائف میری طرف سے الفضل مورخہ ۲۱ نومبر اور الفضل مورخہ ۳۰ نومبر اور الفضل مورخہ ۵ دسمبر میں شائع کئے جا چکے ہیں۔ پس جن دوستوں کی طرف سے ابھی تک ان سوالات کا جواب لکھ کر میرے دفتر میں نہ بھجوایا گیا ہو۔ وہ ضرور بالضرور ان سوالات کا مفصل جواب ۱۲ دسمبر تک میرے دفتر میں بھجوا دیں۔ ورنہ ایسے دوست انتخاب کئے جانے کے باوجود قافلہ میں نہیں جا سکیں گے اور اس کی ذمہ داری خود ان پر ہوگی۔ علاوہ ازیں مردوں کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے سات عدد پاسپورٹ سائز فوٹو تیار کر کے میرے دفتر میں ۱۲ دسمبر تک پہنچا دیں۔ البتہ پردہ نشین عورتوں کے لئے (اور احمدی عورتیں تو پردہ نشین ہی ہوتی ہیں) فوٹو کی ضرورت نہیں۔ لیکن کوائف مطلوبہ سب مرد و زن کی طرف سے وقت مقررہ کے اندر اندر آنے ضروری ہیں۔

(۳) ذیل کی فہرست میں دو سو کی بجائے دو سو دس افراد کے نام درج کئے جاتے ہیں۔ آخر میں درج شدہ دس نام اس لئے زیادہ رکھے گئے ہیں۔ کہ اگر اصل دو سو افراد میں سے کوئی صاحب وقت پر نہ پہنچ سکیں۔ تو ان دس زائد افراد میں سے کسی صاحب کو لے لیا جائے۔ لیکن ان دس زائد افراد کو لاہور کلیتہً اپنی ذمہ داری پر آنا ہوگا۔

(۴) خرچ کے لئے فی کس بیس ۲۰ روپے کا اندازہ ہے۔ جس میں چار روپے پاسپورٹ فیس بھی شامل ہے۔ اگر کسی صاحب کو رستہ کے خرچ کے لئے ہندوستانی روپے کی ضرورت ہوگی۔ تو دفتر کی طرف سے فی سات ۷/- پاکستانی روپوں کے مقابل پر دس ۱۰/- ہندوستانی روپے کا انتظام کر دیا جائے گا۔ ہر شخص اپنے ساتھ پچاس پاکستانی روپے اور پچاس ہندوستانی روپے رکھ سکتا ہے۔ اسی طرح موسم کے لحاظ سے بستر اور اپنے استعمال کے کپڑے اور کھانے پینے کی پکی ہوئی چیزیں یا پختہ پھل بھی ساتھ رکھے جا سکتے ہیں۔

(۵) دوستوں کی اطلاع کے لئے یہ بھی لکھا جاتا ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس سال کے لئے امیر قافلہ محترمی چوہدری اسد اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ ۵ ٹمپل روڈ لاہور کو مقرر فرمایا ہے۔ سب اہل قافلہ کو ان کی اطاعت کرنی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ سب دوستوں کے ساتھ ہو۔ اور ان کا حافظ و ناصر رہے۔ اور انہیں خیریت سے لے جائے۔ اور خیریت اور کامیابی کے ساتھ واپس لائے۔ آمین

نوٹ:۔ ذیل کی فہرست حروف تہجی کی ترتیب کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ اس لئے ممکن ہے کہ دو رشتہ داروں (مثلاً خاوند بیوی) کو لیا گیا ہو۔ مگر ان کے نام مختلف جگہوں پر درج ہوں۔ لہٰذا احباب اس فہرست کو توجہ سے مطالعہ کریں۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۲-۱۲-۵۲ء

فہرست اہل قافلہ

نمبر شمار	نام	ولدیت	سکونت
(۱)	اللہ رکھی صاحبہ	زوجہ فضل الرحمن صاحب درویش	ربوہ
(۲)	امۃ المنان ریحانہ صاحبہ	بنت چوہدری اللہ بخش صاحب	ربوہ
(۳)	امۃ السمیع صاحبہ	زوجہ مرزا عبداللطیف صاحب	ربوہ
(۴)	آمنہ بیگم صاحبہ	بنت حکیم اللہ بخش صاحب مرحوم	ربوہ
(۵)	مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری	ولد شیخ امام الدین صاحب مرحوم	ربوہ احمد نگر
(۶)	احمد دین صاحب	ولد محمد عارف صاحب	منٹگمری
(۷)	اللہ بخش صاحب	ولد فتح دین صاحب	ڈسکہ کلاں
۸	امۃ الرحمن صاحبہ	بنت حاکم خان صاحب	ربوہ
۹	احمد دین صاحب	ولد صدر الدین صاحب	گکڑ الی
۱۰	الٰہی بخش صاحب	ولد جلال الدین صاحب	شاہدرہ
۱۱	اللہ رکھی صاحبہ	زوجہ غلام قادر صاحب	چک ۲۷۸ ٹبر کا
۱۲	اللہ رکھی صاحبہ	والدہ مرزا محمود بیگ صاحب	ربوہ
۱۳	چوہدری انوار الحق صاحب	ولد چوہدری عبدالحق صاحب	جودھامل بلڈنگ لاہور
۱۴	امیر بی بی صاحبہ	زوجہ میاں محمد اسمٰعیل صاحب	نصیرہ ضلع گجرات
۱۵	ملک احسان اللہ صاحب	ولد ملک خدا بخش صاحب مرحوم	لاہور
۱۶	امۃ القیوم بیگم صاحبہ	بنت چوہدری ہدایت اللہ صاحب	اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ
۱۷	امۃ الرحمن صاحبہ	زوجہ منشی عطاء الرحمن صاحب	فتح جنگ ضلع کیمبل پور
۱۸	آمنہ بی بی صاحبہ	بنت کرم داد صاحب	کرتو ضلع شیخوپورہ
۱۹	مرزا اعظم بیگ صاحب	ولد مرزا رسول بیگ صاحب	ٹنڈو آدم (سندھ)
۲۰	آمنہ بی بی صاحبہ	زوجہ قاضی عبدالعزیز صاحب مرحوم	ربوہ
۲۱	سید اکبر علی صاحب	ولد سید فضیلت علی شاہ صاحب مرحوم	سیالکوٹ
۲۲	اللہ رکھی صاحبہ	اہلیہ محمد شریف صاحب درویش	چنگے ضلع سیالکوٹ
۲۳	احمد علی صاحب	ولد چوہدری جان محمد صاحب	نصرت آباد اسٹیٹ (سندھ)
۲۴	چوہدری اسد اللہ خان صاحب	ولد چوہدری نصر اللہ خان صاحب مرحوم	لاہور
۲۵	اللہ دتہ صاحب	ولد اللہ جوایا صاحب	سدوکے ضلع گجرات
۲۶	آمنہ بی بی صاحبہ	زوجہ مرزا محمد زمان صاحب	ڈوہرہ گگے زئیاں ضلع سیالکوٹ
۲۷	پیر بشیر احمد صاحب	ولد پیر عبدالرشید صاحب	ماڈل ٹاؤن لاہور
۲۸	برکت علی صاحب لائق	ولد میاں امام الدین صاحب مرحوم	جسٹرانوالہ
۲۹	بشیر احمد صاحب	ولد میاں سلطان احمد صاحب	ڈگری سریاں ضلع سیالکوٹ
۳۰	سماۃ بی بی صاحبہ	اہلیہ عبدالرحیم صاحب سندھی درویش	کرونڈی۔ خیرپور میرس (سندھ)
۳۱	بیگم بی بی صاحبہ	بنت احمد علی صاحب	کرونڈی " " "
۳۲	بشیر احمد صاحب	ولد الٰہی بخش صاحب	کوٹ عبداللہ نبی سر روڈ سندھ
۳۳	بشیر بیگم صاحبہ	بنت چوہدری اللہ دتہ صاحب	چک ۸۴ بہاولپور
۳۴	بشیر احمد ناصر صاحب	ولد حکیم سراج الدین صاحب	شادیوال گجرات
۳۵	بیگم بی بی صاحبہ	زوجہ عزیز الدین صاحب	کوٹ عبداللہ نبی سر روڈ سندھ
۳۶	سردار بشیر احمد صاحب	ولد ماسٹر عبدالرحمن صاحب مرحوم	رسول گجرات
۳۷	ثناء اللہ صاحب	ولد عبدالحق نور صاحب	کرونڈی خیرپور میرس (سندھ)
۳۸	جمال الدین صاحب	ولد مولوی فضل الدین صاحب	مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ
۳۹	جنت بی بی صاحبہ	اہلیہ محمد یوسف صاحب زیروی	چک ۱۷۰/۱۰ R ضلع ملتان
۴۰	جان محمد صاحب	ولد سردار محمد صاحب	شرقپور خورد ضلع شیخوپورہ
۴۱	جلال الدین صاحب	ولد محمد دین صاحب	شاہدرہ ضلع شیخوپورہ
۴۲	چراغ بی بی صاحبہ	بنت فضل دین صاحب	ربوہ
۴۳	حبیب اللہ صاحب	ولد فتح دین صاحب	کرونڈی خیرپور میرس (سندھ)
۴۴	حاکم بی بی صاحبہ	اہلیہ غلام محمد صاحب	ربوہ
۴۵	حمیدہ بیگم صاحبہ	اہلیہ مرزا اعظم بیگ صاحب	ٹنڈو آدم سندھ
۴۶	حسن محمد صاحب	ولد تابا صاحب	کوٹ رحمت خان شیخوپورہ
۴۷	خورشید بیگم صاحبہ	زوجہ بشیر احمد صاحب ٹھیکیدار	ربوہ
۴۸	خدا بخش صاحب	ولد جیون صاحب	میانوالی ضلع سیالکوٹ
۴۹	خلیل الرحمن خان صاحب	ولد عبدالرحیم خان صاحب	محلہ رام پور پشاور
۵۰	حامد اختر احمد صاحب	ولد ڈاکٹر بشیر احمد صاحب درویش	دسوعہ ضلع لائل پور
۵۱	خورشید بی بی صاحبہ	اہلیہ خدا بخش صاحب درویش	محمود آباد اسٹیٹ سندھ حال ربوہ
۵۲	مستری دین محمد صاحب	ولد امام الدین صاحب	جہلم بڑا بازار
۵۳	رحمت بی بی صاحبہ	اہلیہ نقیر محمد صاحب	ربوہ
۵۴	ربیعہ خانم صاحبہ	بنت قطب الدین صاحب مرحوم	احمد نگر

نمبر شمار	نام	ولدیت	سکونت
۵۵	رشید احمد صاحب	ولد علی بخش صاحب	چونڈہ
۵٦	مولوی رشید احمد صاحب چغتائی	ولد بابو نور احمد صاحب	ربوہ
۵۷	رحیم بخش صاحب	ولد فتح دین صاحب	احمد نگر
۵۸	رسول بیگم صاحبہ	اہلیہ چوہدری مبارک علی صاحب	چک چہور ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ
۵۹	ریشم بی بی صاحبہ	بیوہ شیخ دین صاحب مرحوم	شیخ پور ضلع گجرات
٦۰	مولوی رحمت علی صاحب مبلغ	ولد بابا محمد حسن صاحب مرحوم	ربوہ
٦۱	رابعہ بی بی صاحبہ	اہلیہ اللہ دین صاحب	شاہدرہ
٦۲	رشید بیگم صاحبہ	اہلیہ نبی احمد صاحب درویش	دیہہ حیدر خان شاہانی خیرپور میرس
٦۳	رحیمن صاحبہ	بنت بھجو صاحب	معرفت نور محمد صاحب اہل مد لاہور
٦۴	رضیہ بیگم صاحبہ	اہلیہ نواب خان صاحب درویش	ربوہ
٦۵	رحمت بی بی صاحبہ	بنت صلابت صاحب	چک ۹۹ شمالی سرگودہا
٦٦	زینب بی بی صاحبہ	بنت میاں علی محمد صاحب مرحوم	جھنگ چندرو ڈ۔ کوئٹہ
٦۷	زینب بی بی صاحبہ	بنت عبد الحمید صاحب	سیدوالہ ضلع شیخوپورہ
٦۸	زینب بیگم صاحبہ	بنت عبد الخالق صاحب	جلیانوالہ گوجرہ
٦۹	زینب بی بی صاحبہ	بنت فضل کریم صاحب	شادی وال گجرات
۷۰	زینب بی بی صاحبہ	بنت محمد دین صاحب	وزیر آباد
۷۱	زینب بی بی صاحبہ	اہلیہ چوہدری جان محمد صاحب	نصرت آباد اسٹیٹ سندھ
۷۲	بھابی زینب بی بی صاحبہ	بنت احمد بخش صاحب	ربوہ
۷۳	سید محمد صاحب	ولد چوہدری نواب الدین صاحب	دھنی دیو چک ۳۳۲ لائلپور
۷۴	سلیم حسن صاحب جابی	ولد حسن بصری صاحب	ربوہ
۷۵	خلیفہ سراج الدین صاحب	ولد شیخ قطب الدین صاحب	کلاس والا سیالکوٹ
۷٦	سکینہ بی بی صاحبہ	اہلیہ منشی یعقوب علی صاحب	گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ
۷۷	سلطان احمد صاحب	ولد صاحب داد صاحب	باجرہ ضلع گجرات
۷۸	سردار بی بی صاحبہ	بنت سردار خان صاحب	شادیوال گجرات
۷۹	سلطان محمود انور صاحب	ولد چوہدری محمد دین صاحب	ربوہ
۸۰	سعد بن ظریف صاحب	ولد محمد علی صاحب وکیل	پرتاپ سکوئیر لاہور
۸۱	مسماۃ سادو صاحبہ	بنت عبد الکریم صاحب	ربوہ
۸۲	ملک بشیر محمد صاحب	ولد ملک کرم دین صاحب	ربوہ
۸۳	چوہدری شاہ محمد صاحب	ولد چوہدری حسن محمد صاحب	دھاریوالی شیخوپورہ
۸۴	شمشیر علی صاحب	ولد چوہدری فتح شیر صاحب	میانوالی
۸۵	شریف احمد صاحب	ولد چوہدری فضل احمد صاحب	ربوہ
۸٦	شاہ محمد صاحب	ولد عبد اللہ صاحب	لدھیوال دوکا۔ شیخوپورہ
۸۷	صدیقہ بیگم صاحبہ	اہلیہ محمد عبد اللہ صاحب درویش	گوجرہ
۸۸	صدیقہ بی بی صاحبہ	اہلیہ مولوی شریف احمد صاحب امینی	راولپنڈی
۸۹	صابرہ بی بی صاحبہ	اہلیہ نذیر احمد صاحب درویش	ٹھڑی ــ سندھ
۹۰	طاہرہ بی بی صاحبہ	اہلیہ چوہدری عبد الحمید صاحب درویش	ربوہ
۹۱	عبد اللطیف صاحب	ولد نور محمد صاحب	ربوہ
۹۲	عالم بی بی صاحبہ	اہلیہ جلال الدین صاحب درویش	ربوہ
۹۳	عطاء بی بی صاحبہ	اہلیہ مولوی فیروز الدین صاحب درویش	ربوہ
۹۴	خلیفہ عبد الرحیم صاحب	ولد خلیفہ نور الدین صاحب مرحوم	سیالکوٹ
۹۵	عبد الرشید صاحب	ولد مستری عبد الغفور صاحب درویش	ربوہ
۹٦	عبد السلام صاحب	ولد سیٹھ فضل کریم صاحب مرحوم	ربوہ
۹۷	عصمت بیگم صاحبہ	بنت مولوی عبد القادر صاحب	ربوہ
۹۸	حبیب اللہ صاحب	ولد چوہدری مہر الدین صاحب	بھوار چک ضلع شیخوپورہ
۹۹	گیانی عباد اللہ صاحب	ولد عبد الغفار صاحب	گوجرانوالہ
۱۰۰	عائشہ بی بی صاحبہ	اہلیہ حاجی محمد دین صاحب	تہال ضلع گجرات
۱۰۱	عبد الرحمن صاحب	ولد نور محمد صاحب	چک ۲٦٦ ضلع ملتان
۱۰۲	علی محمد صاحب	ولد شاہ محمد صاحب	شادی وال رجو کے ضلع گجرات
۱۰۳	عبد المنان صاحب	ولد عبد الکریم صاحب نومسلم	ربوہ
۱۰۴	عبد الغنی صاحب	ولد چراغ دین صاحب	چک ٦٦ ضلع منٹگمری
۱۰۵	عبد الرشید صاحب الیکشن	ولد عبد الرحمن صاحب دوکاندار	ربوہ
۱۰٦	عبد الکریم صاحب	ولد جیتا صاحب	ربوہ۔ معرفت محمد اسمٰعیل صاحب
۱۰۷	عطاء اللہ صاحب ایم اے	ولد چوہدری مولا بخش صاحب	احمد پور شرقیہ۔ حال خانیوال
۱۰۸	مرزا عبد العزیز صاحب	ولد مرزا محمد عبد اللہ صاحب	فتح پور گجرات
۱۰۹	مرزا عبد الرحیم صاحب	ولد مرزا محمد عبد اللہ صاحب	ربوہ
۱۱۰	عبد الرحمن صاحب	ولد روشن دین صاحب	آنبہ ضلع شیخوپورہ
۱۱۱	عبد الحکیم صاحب	ولد حاکم دین صاحب	درگانوالی سیالکوٹ
۱۱۲	عبد الحی صاحب	ولد بابو عبد الغفور صاحب	لاہور بکس ۳۲۰
۱۱۳	منشی عبد الحق صاحب کاتب	ولد حکیم چراغ دین صاحب	ربوہ
۱۱۴	عطاء المنان صاحب قریشی	ولد حافظ محمد امین صاحب مرحوم	کوئٹہ
۱۱۵	عبد الستار صاحب	ولد بڈھا صاحب	مڑھ بلوچاں ــ شیخوپورہ
۱۱٦	عزیز الدین صاحب	ولد گوہر صاحب	کوٹ عبد اللہ ۔ ضلع تھرپارکر سندھ
۱۱۷	سید عبد الحی صاحب	ولد سید عبد المنان صاحب	ربوہ
۱۱۸	عبد العزیز صاحب	ولد جیون خان صاحب	ترگڑی گوجرانوالہ
۱۱۹	عبد الخالق صاحب جہلم	ولد بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی	ریلوے لین ــ کوئٹہ
۱۲۰	ڈاکٹر عبد الحق صاحب	ڈینٹل	لاہور
۱۲۱	غلام محمد صاحب	ولد نتھو خان صاحب	چک ۹۹ شمالی سرگودہا
۱۲۲	غلام سرور صاحب	ولد میاں اللہ رکھا صاحب	رحیم یار خان بہاولپور
۱۲۳	غلام بی بی صاحبہ	اہلیہ سردار محمد صاحب	بھوار چک ۱۸ شیخوپورہ
۱۲۴	غلام حیدر صاحب	ولد مغل دین صاحب	مانگا ضلع سیالکوٹ
۱۲۵	غلام رسول صاحب	ولد سائیں دتہ صاحب	سچیالی چک ۲۵ شیخوپورہ
۱۲٦	ماسٹر غلام محمد صاحب	ولد مولاداد صاحب	شادیوال اچھرکا ــ گجرات
۱۲۷	غلام محمد صاحب عنبر	ولد محمد مراد صاحب	حافظ آباد
۱۲۸	صوفی غلام محمد صاحب	ولد جھنڈے خان صاحب	چہور مغلیاں چک ۱۱۷ شیخوپورہ
۱۲۹	غلام فاطمہ صاحبہ	بنت رحیم بخش صاحب	خانقاہ ڈوگراں
۱۳۰	غلام قادر صاحب	ولد سلطان احمد صاحب	شادیوال ــ گجرات
۱۳۱	غلام محمد صاحب	ولد محمد قاسم صاحب	بھیگووال ــ سیالکوٹ
۱۳۲	غلام قادر صاحب	ولد چوہدری عبد الرحیم صاحب	چک ۹۴ ضلع بہاولپور
۱۳۳	فقیر محمد صاحب	ولد عیدا صاحب	ربوہ
۱۳۴	سید فضل محمد صاحب	ولد سید شاہ نواز صاحب	چک ۳۲ گ ب انڈی ضلع لائلپور
۱۳۵	فاطمہ بی بی صاحبہ	بنت فتح دین صاحب	کوٹ رحمت خان ــ شیخوپورہ
۱۳٦	فاطمہ بی بی صاحبہ	اہلیہ چوہدری محمد طفیل صاحب درویش	کوٹ مرزا جان ــ گوجرانوالہ
۱۳۷	مولوی فضل دین صاحب	ولد کالو خان صاحب مرحوم	لائلپور کارخانہ بازار
۱۳۸	فتح بی بی صاحبہ	اہلیہ الٰہی بخش صاحب	کوٹ عبد اللہ بتی سررودو سندھ
۱۳۹	بابو فضل دین صاحب	ولد میاں فیروز الدین صاحب	ہائیکورٹ ــ لاہور
۱۴۰	میاں کھتو صاحب	ولد فتح دین صاحب	ملہیکے ــ ضلع سیالکوٹ
۱۴۱	لال خان صاحب	ولد احمد خان صاحب	کھاریاں
۱۴۲	مرزا لطف الرحمن صاحب جنرل	ولد مرزا برکت علی صاحب	ربوہ
۱۴۳	مہر دین صاحب	ولد رسول بخش صاحب	ربوہ
۱۴۴	جہراں بی بی صاحبہ	اہلیہ فضل دین صاحب درویش	ربوہ
۱۴۵	میاں محمد یوسف صاحب سابق پرائیویٹ سیکرٹری	ولد میاں ہدایت اللہ صاحب	لاہور
۱۴٦	صوفی محمد رفیع صاحب	ولد صوفی محمد علی صاحب	سکھر ــ سندھ
۱۴۷	کبیر الدین صاحب صدیقی	ولد قمر الدین صاحب صدیقی	احمد نگر
۱۴۸	کرم داد صاحب	ولد جلال الدین صاحب	کرتو ضلع شیخوپورہ

نمبر شمار	نام	ولدیت	سکونت
۱۴۹	خواجہ محمد عبداللہ صاحب عرف عبدل	ولد خواجہ گلاب دین صاحب	ربوہ
۱۵۰	مختار احمد صاحب ہاشمی	ولد شاہ دین صاحب مرحوم	ربوہ
۱۵۱	محمد شفیق صاحب	ولد منشی محمد صادق صاحب	ربوہ
۱۵۲	سید مسعود احمد صاحب	ولد سید منظور احمد صاحب	احمد نگر
۱۵۳	قریشی محمد یوسف صاحب بریلوی	ولد حافظ سخاوت حسین صاحب	تمتی - جہلم
۱۵۴	ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم	ولد نور محمد صاحب	جلیانوالہ - لائلپور
۱۵۵	ماسٹر محمد یحییٰ صاحب	ولد محمد عبداللہ صاحب	سیدوالہ - شیخوپورہ
۱۵۶	محمد جمال صاحب	ولد محمد اعظم صاحب	ترگڑی گوجرانوالہ
۱۵۷	ملک محمد دین صاحب	ولد ملک محمد جمال صاحب	" "
۱۵۸	شیخ محمد عمر صاحب	ولد ڈی - آر - شیخ	ربوہ
۱۵۹	محمد اسماعیل صاحب	ولد محمد رمضان صاحب	ربوہ
۱۶۰	منصف خاں صاحب	ولد فتح محمد خاں صاحب	چک ۱۶۵ ضلع منٹگمری
۱۶۱	بھائی محمود احمد صاحب	ولد حکیم پیر بخش صاحب	سرگودھا
۱۶۲	جناب بیگم صاحبہ	اہلیہ ڈاکٹر برکت اللہ صاحب	نئی آبادی - گجرات
۱۶۳	محمد سلیمان صاحب	ولد محمد سلطان صاحب	لاہور چھاؤنی
۱۶۴	محمد ابراہیم صاحب رشید	ولد چوہدری محمد عبداللہ صاحب مرحوم	دھنی دیو چک ۳۳۴ لائلپور
۱۶۵	محمد اسماعیل صاحب معتبر	ولد مولوی غلام قادر صاحب مرحوم	ربوہ
۱۶۶	محمد اسلام صاحب	ولد چوہدری محمد طفیل صاحب درویش	کوٹ مرزا جان - گوجرانوالہ
۱۶۷	محمد رمضان صاحب	ولد محمد عبداللہ صاحب	کھاریاں - گجرات
۱۶۸	محمد شریف صاحب	ولد فضل دین صاحب	رتن باغ - لاہور
۱۶۹	منظور احمد صاحب	ولد فتح دین صاحب	شیخ پور - ضلع گجرات
۱۷۰	مظفر احمد صاحب	ولد فتح محمد صاحب	شیخ پور "
۱۷۱	کرامت اللہ صاحب	ولد محمد عباد اللہ صاحب درویش	گوجن
۱۷۲	معراج سلطانہ صاحبہ	اہلیہ بار دین صاحب عاقل	مغلپورہ گنج لاہور
۱۷۳	محمد بی بی صاحبہ	بنت گھیوڑا صاحب	بدعو ملی - سیالکوٹ
۱۷۴	مریم بی بی صاحبہ	اہلیہ مستری محمد اسماعیل صاحب	ربوہ
۱۷۵	قاضی مبارک احمد صاحب	ولد قاضی عبدالعزیز صاحب	ربوہ
۱۷۶	ڈاکٹر محمد محسن صاحب	ولد سید محمد حسین شاہ صاحب	ننکانہ صاحب
۱۷۷	مریم بیگم صاحبہ	بنت علیا صاحب	چک ۲۹۵ ضلع لائلپور
۱۷۸	سیدہ ممتاز بیگم صاحبہ	اہلیہ سید محمد شریف صاحب سیالکوٹی	گولف روڈ - لاہور
۱۷۹	محمد شریف صاحب ننگلی	ولد محمد بخش صاحب	جھول چاہ ترڈ والا - بہاولپور
۱۸۰	محمد اسحاق صاحب	ولد حاجی اللہ بخش صاحب	ربوہ
۱۸۱	مرزا مجید احمد صاحب	ولد مرزا بشیر احمد صاحب	ربوہ
۱۸۲	میر محمود احمد صاحب	ولد حضرت میر محمد اسحاق صاحب مرحوم و مغفور	ربوہ
۱۸۳	مقبول احمد صاحب مبلغ	ولد محمد اسماعیل صاحب	ربوہ
۱۸۴	محمد صادق صاحب	ولد بہاول بخش صاحب	چک احمد پور سیال جھنگ
۱۸۵	محمد مالک صاحب	ولد شکر الٰہی صاحب	بن باجوہ - ضلع سیالکوٹ
۱۸۶	مجید احمد صاحب	ولد بھائی شیر محمد صاحب	اوکاڑہ
۱۸۷	مبارکہ بیگم صاحبہ	اہلیہ ملک عبدالوحید صاحب سلیم	گورنمنٹ کوارٹرز لاہور
۱۸۸	چوہدری محمد شریف صاحب	ولد نواب محمد دین صاحب مرحوم	منٹگمری
۱۸۹	محبوب عالم صاحب خالد	ولد خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب	لاہور
۱۹۰	مختار بیگم صاحبہ	اہلیہ غلام ربانی صاحب درویش	دھاروالی شیخوپورہ
۱۹۱	ناصرہ بیگم صاحبہ	اہلیہ بشیر احمد صاحب بانگروی	ربوہ
۱۹۲	غلام دین صاحب ٹھیکیدار	ولد ڈھونڈا صاحب	ربوہ
۱۹۳	نذیر احمد صاحب	ولد محمد اسمٰعیل صاحب	گکھڑ - گوجرانوالہ
۱۹۴	ناصر احمد صاحب	ولد ڈاکٹر برکت اللہ صاحب	نئی آبادی - گجرات
۱۹۵	چوہدری نور احمد صاحب	ولد چوہدری فتح علی صاحب	دانا زیدکا - سیالکوٹ
۱۹۶	نواب بی بی صاحبہ	والدہ دین محمد صاحب ننگلی	بکوداں ضلع لائلپور
۱۹۷	یوسف علی صاحب	ولد چوہدری شیر علی خانصاحب	مری روڈ - راولپنڈی
۱۹۸	سعیدہ بیگم صاحبہ	اہلیہ بھائی شیر محمد صاحب درویش	اوکاڑہ
۱۹۹	فضل بی بی صاحبہ	زوجہ حسن دین صاحب درویش	ربوہ
۲۰۰	مرزا منظور احمد صاحب	ولد مرزا غلام اللہ صاحب مرحوم	نسیم آباد اسٹیٹ سندھ

تتمہ فہرست زائد اشخاص

نمبر شمار	نام	ولدیت	سکونت
۲۰۱	اللہ بخش صاحب	ولد میاں غلام رسول صاحب	راولپنڈی
۲۰۲	بشریٰ اسداللہ بیگم صاحبہ	بنت چوہدری عبداللہ خاں صاحب مرحوم	لاہور
۲۰۳	رفیق احمد صاحب	ولد ملک محمد طفیل صاحب	ٹمپر مرچنٹ لاہور
۲۰۴	مستری صلاح الدین صاحب	ولد مستری نظام الدین صاحب	چانگریاں ضلع سیالکوٹ
۲۰۵	میاں عبدالسمیع صاحب	ولد عبدالرحمٰن صاحب مرحوم	محلہ رام پورہ - پشاور
۲۰۶	عبدالرشید صاحب	ولد الٰہ بخش صاحب	ریکارڈ کیپر سیالکوٹ
۲۰۷	عبدالشکور صاحب	ولد شیر محمد صاحب	چک ۳۳ جنوبی سرگودھا
۲۰۸	میر محمد بخش صاحب	ولد جھنڈے خانصاحب	گوجرانوالہ
۲۰۹	مرزا احمد حسین صاحب	ولد مرزا حسین بیگ صاحب	تلونڈی راہوالی - گوجرانوالہ
۲۱۰	سردار بی بی صاحبہ	زوجہ چوہدری نور احمد صاحب	دانہ زیدکا سیالکوٹ

یہ موصی صاحبان کہاں ہیں؟

مندرجہ ذیل موصی صاحبان جہاں کہیں بھی ہوں فوراً اپنا پتہ دفتر ہذا کو بھیج دیں اور اگر کسی دوست کو ان میں سے کسی صاحب کا پتہ معلوم ہو تو براہ کرم اطلاع دے کر ممنون فرمائیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

(۱) محمد عالم صاحب ولد میاں رحم صاحب سکنہ چودوال ڈاکخانہ جلالپور جٹاں ضلع گجرات — وصیت نمبر ۱۱۵۶۰

(۲) محمد ابراہیم صاحب ولد امام الدین صاحب ساکن شکار حال سکونتی جہارا چکے ضلع سیالکوٹ — " ۱۰۷۹۲

(۳) عبدالرحمٰن خانصاحب ولد چوہدری غلام احمد خانصاحب ایڈووکیٹ پاکپتن سکنہ شروعہ ضلع ہوشیارپور — " ۸۳۱۹

(۴) عزیز اللہ صاحب جوائی ولد منشی عبدالغفور صاحب جالندھری سکنہ محلہ دارالرحمت قادیان ضلع گورداسپور — " ۸۹۷۲

(۵) محمد ہاشم خانصاحب درانی ولد خان محمد اکرم خانصاحب درانی چارسدہ ضلع پشاور — " ۹۷۹۶

(۶) علی بخش صاحب ولد ملک ہمت صاحب سڑوعہ ضلع ہوشیارپور — " ۸۵۰۲

(۷) چوہدری عطاء الرحمٰن صاحب ولد چوہدری مولاداد خانصاحب ساکن سارچور ضلع گورداسپور — " ۷۳۶۴

(۸) سید غوث علی شاہ صاحب ولد سید ملک شاہ صاحب سکنہ مدینہ حال گیٹ کیپر کلوونگ فیکٹری سیالکوٹ — " ۸۲۵۷

(۹) ممتاز بیگم صاحبہ زوجہ عبدالکریم خانصاحب ساکن شہر خاص پونچھ ضلع پونچھ کشمیر — " ۹۲۲۳

(۱۰) فضل احمد ولد منگتو ساکن گھاٹی موہرہ موہریاں ضلع ریاسی کشمیر — " ۹۵۵۳

(۱۱) شیخ محمد اسلم صاحب ولد شیخ محمد ابراہیم صاحب پسرور ضلع سیالکوٹ حال ترکھانہ بازار لاہور — " ۸۷۷۰

(۱۲) محمد عمر صاحب ولد حافظ سخاوت حسین صاحب ساکن بریلی ضلع بریلی یو۔ پی — " ۷۰۰۹

(۱۳) محمد اللہ ولد اللہ دتہ صاحب ساکن ترگڑی ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ — " ۹۱۱۱

(۱۴) قاضی محمد رضوان ولد قاضی محمد اکرم صاحب ساکن گلیانہ ضلع راولپنڈی — " ۹۱۱۵

(۱۵) شہاب الدین ولد چوہدری شاہ محمد صاحب ساکن برکتی پور ضلع گوجرانوالہ حال سب انسپکٹر پولیس تھانہ کروڑ پکا ضلع ملتان — " ۷۳۸۸

(۱۶) مبارکہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری محمود احمد صاحب چک 5.5/2.L ڈاکخانہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری — " ۸۴۷۱

(۱۷) محمد یوسف صاحب ولد محمد یاسین خاں صاحب پٹھان ساکن فیروزپور چھاؤنی موصی — " ۱۰۲۸۶

مسلمان کہلانیوالوں کو کافر کہنا ہرگز درست نہیں ہے

اب وقت آگیا ہے کہ حکومت تکفیر مسلمین کو قانوناً جرم قرار دیدے

از مولینا عبد المجید صاحب سالک

(منقول از روزنامہ "آفاق" ۵ دسمبر ۱۹۵۲ء)

حضرت شاہ اسمٰعیل شہید نے اپنی کتاب "منصب امامت" میں جہاں بعض سلاطین کو ان کے اعمال بد پر زجر و توبیخ کی ہے وہاں یہ تسلیم کیا ہے کہ وہ لوگ چونکہ ظاہری شعائر اسلامی مثلاً ختنہ، عیدین پر اظہار شکوہ، تجہیز، تکفین، نماز جنازہ وغیرہ کے ساتھ مسلمانوں کے ساتھ شامل ہوتے ہیں۔

"پس یہ دعویٰ اسلام جو ظاہرا اطوار پر ان کی زبانوں سے صادر ہوتا ہے انہیں تکفیر صریح سے محفوظ رکھتا ہے۔ اگرچہ آخرت کے مواخذہ کیلئے خفیہ کفر کافی ہے۔ لیکن ظاہری اسلام کا تقاضا یہی ہے کہ ان کے ساتھ دنیوی احکام میں مسلمانوں کا سا سلوک کیا جائے اور معاملات کی حد تک انہیں بھی مسلمانوں میں ہی شمار کیا جائے۔"

ابو الحسن اشعری نے اپنی کتاب "مقالات الاسلامیین و اختلافات المصلین" میں مسلمانوں کے مختلف فرقوں کا ذکر کیا ہے۔ مثلاً شیعہ۔ خوارج۔ مرجئہ۔ معتزلہ وغیرہ پھر ان فرقوں کے اندرونی گروہوں پر بھی بحث کی ہے۔ مثلاً شیعہ کے تین گروہ ہیں۔ غالیہ۔ رافضہ۔ زیدیہ ان میں سے غالیہ کے پندرہ چھوٹے گروہ ہیں۔ اشعری کے نزدیک یہ بھی مسلمان ہیں۔ یہانتک کہ وہ غالیہ کو بھی خارج از اسلام قرار نہیں دیتے۔ حالانکہ وہ اپنے ایک سردار کو نبی کا رتبہ دیتے ہیں۔ مثلاً بیانیہ فرقے کے لوگ ایک شخص بیان کو۔ اور عبداللہ بن معاویہ کے پیرو اس کو اپنا خداوند اور پیغمبر مانتے ہیں۔ لیکن چونکہ یہ سب لوگ حضرت رسول کریم صلعم کی نبوت اور قرآن مجید کا کلام الٰہی ہونا تسلیم کرتے ہیں اس لئے وہ خارج از اسلام قرار نہیں دیئے جاتے۔

مسلمانوں کو کافر نہ بناؤ

غرض جہانتک دیکھا جاتا ہے کتاب اللہ۔ حدیث رسول اللہ۔ تصانیف ائمہ اہل السنت والجماعت میں تکفیر اہل قبلہ کو قطعی طور پر ناجائز قرار دیا گیا ہے اس لئے کہ دین اسلام دنیا میں توحید و رسالت کا اقرار کرانے کیلئے آیا تھا۔ اس لئے نہیں آیا کہ اچھے خاصے توحید و رسالت کے اقراری انسانوں کو جو مسلمان ہیں، مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اور مسلمان ہی رہنا چاہتے ہیں زبردستی اسلام کے دائرے سے نکال کر باہر کرے۔ یہ تکفیر کا مشغلہ پاکستان میں مسلمانوں کی وحدت کے لئے سخت مہلک ہے۔ اگر اس کو روائے خامہ نے اپنی قوت سے فوراً دبا نہ دیا تو دین مقدس اور ملت پاکستان کو ناقابل تلافی نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔

کفر کی دو قسمیں

ممکن ہے تکفیر کے بعض شوقین بزرگان اسلام کی بعض تحریروں سے ایسے اقوال نقل کریں جن میں بعض مسائل پر "کفر" کی مہر لگائی گئی ہے۔ اس لئے میں یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ کفر کی دو قسمیں ہیں۔ جیسا کہ علامہ ابن اثیر اپنی کتاب "نہایہ" میں لکھتے ہیں:۔

"کفر کی دو قسمیں ہیں۔ ایک کفر تو وہ ہے جس میں خود دین کا انکار ہو (یعنی توحید و رسالت کا) اور دوسرا کفر یہ ہے جس میں کسی فرع کا انکار ہو۔ احکام اسلامی فروع کا حکم رکھتے ہیں ان میں کسی کے انکار سے کوئی شخص دین سے خارج نہیں ہوتا۔"

یہاں تک کہ اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں قتال بھی شروع کر دیں جو صریحاً دین و ملت کے مقاصد کے خلاف ہے تو خود قرآن بھی ان کو کافر نہیں کہتا۔ بلکہ ان کو "طائفتان من المومنین" قرار دیتا ہے اور حکم دیتا ہے کہ اگر مومنین کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں۔ تو ان میں صلح کرا دو۔ یعنی وہ آپس میں لڑنے کے بعد بھی "مومن" ہی رہتے ہیں۔ کافر نہیں ہو جاتے۔

علامہ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ علامہ ازہری سے کسی نے پوچھا کہ آیا فلاں شخص فلاں قسم کی رائے ظاہر کرنے کی وجہ سے کافر ہو گیا۔ جواب ملا کہ ایسی رائے کفر ہے۔ پھر پوچھا گیا کیا یہ شخص مسلمان رہا۔ آپ نے جواب دیا۔ بعض اوقات مسلمان بھی کفر کا مرتکب ہو جاتا ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ مسلمان کوئی کافرانہ عمل بھی کرے۔ تو اس کو فاسق۔ عاصی گمراہ تو کہہ سکتے ہیں لیکن کافر نہیں کہہ سکتے۔ جس طرح اگر کسی کافر سے کوئی مومنانہ عمل سرزد ہو جائے تو اس عمل کو مومنانہ کہہ سکتے ہیں لیکن وہ کافر محض اس عمل سے مومن و مسلم تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ مسلم اور کافر کے درمیان خط فاصل توحید و رسالت کا اقرار ہے۔

ہر مسلمان کہلانیوالا مسلمان ہے

لہٰذا ہر شخص جو توحید و رسالت کا اقراری ہے۔ وہ مسلمان ہے۔ باقی رہے اس کے اعمال تو اس کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔ اگر شریعت ظاہری ان اعمال کو (۵) جرم سمجھے گی تو اسے سزا دے گی اور اگر وہ اعمال شریعت کی نگاہوں سے پوشیدہ ہوں گے تو اللہ تعالیٰ روز قیامت اسے عذاب دے گا۔ ہمارا کام صرف اتنا ہے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے ہر قائل کو مسلمان سمجھیں اور مسلمانوں کی تکفیر کو ہمیشہ کیلئے ترک کر دیں۔ بلکہ اب وقت آگیا ہے کہ اسلامی حکومت تکفیر مسلمین کو قانوناً جرم قرار دے تاکہ معاشرہ اسلامی اس لعنت سے ہمیشہ کے لئے پاک ہو جائے۔

جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام مختلف مقامات پر

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے

لائل پور

مؤرخہ یکم دسمبر۔ جماعت احمدیہ لائلپور کے زیر اہتمام سیرۃ النبی کا ایک جلسہ زیر صدارت شیخ محمد احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لائلپور منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد ڈاکٹر شمس الدین صاحب نے تقریر کی جس میں آپ نے سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عملی نمونہ اخذ کرنے کی تلقین کی۔ عبدالرشید صاحب نے ایک مختصر مضمون پڑھ کر سنایا۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی نے اپنی تقریر میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کامل نمونہ کو پیش کیا۔ آخر میں صاحب صدر نے قرآن مجید میں محامد خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم پر تقریر کی اور جلسہ ختم ہوا۔ عبدالغفار سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ لائلپور

جہلم

مؤرخہ ۵ دسمبر کو بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم مسجد احمدیہ جہلم میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظموں کے بعد شعبان احمد صاحب نسیم قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ضبط نفس اور جذبات کی خوبیاں بیان کیں

مولوی محمد حسین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی کے چند مخصوص واقعات پر روشنی ڈالی اس کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی و فارسی قصیدوں میں سے چیدہ چیدہ اشعار پڑھ کر سنائے اور ترجمہ بتا کر نتیجہ بتایا کہ حضور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق تھے۔ صدارتی تبصرہ اور دعا کے بعد جلسہ سیرۃ النبی بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

سید سردار شاہ سیکرٹری تعلیم و تربیت

لجنہ اماء اللہ کراچی

لجنہ اماء اللہ کراچی کے زیر اہتمام جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم یکم دسمبر بروز پیر بمقام احمدیہ ہال کراچی منعقد ہوا۔ جس میں غیر احمدی بہنوں نے بھی شرکت فرمائی۔ بیگم بشیر

لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ

لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ کا جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم یکم دسمبر کو منعقد ہوا۔ جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر روشنی ڈالی گئی۔ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ

کیمبل پور

مؤرخہ ۳۰/۱۱/۵۲ بروز اتوار بوقت ۲ بجے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ جس میں سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر ہوئیں۔ امیر جماعت احمدیہ کیمبل پور

درخواستہائے دعا

میرے تایا صاحب چوہدری عنایت اللہ صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ ایس۔ سی زراعت اور ان کے لڑکے چوہدری بشیر احمد صاحب بی۔ اے پر مقدمہ قتل کا بنا ہوا ہے اور اس مقدمہ کی سماعت ۱۸۔۱۹۔۲۰ دسمبر کو لائلپور میں سیشن کے آگے پیش ہونا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد از جلد بریت عطا فرمائے۔ آمین

اور میرے بھائی چوہدری میاں خان صاحب والد صاحبہ والے بہت بیمار ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

محمد ارشاد اللہ خاں جٹ چٹھہ بمقام کھیوالی ضلع گوجرانوالہ